بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان الدین عند اللہ الاسلام

International Headquarters:
RABWAH, PAKISTAN

National Headquarters:
2141 Leroy Place, N.W.,
Washington, D.C. 20008

The Ahmadiyya Movement in Islam Inc.

WEST COAST REGION
3336 MAYBELLE WAY
OAKLAND CA 94619
(415) 261-9481

اخبار احمدیہ نمبر ۹

اگست ۱۹۸۲

ربوہ۔
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ایک اہم نصیحت

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"میں نصیحت کرتا ہوں کہ ہمارے سپرد ایک عظیم الشان کام ہے۔ ہم نے اسلام کی عظمت اور اس کی برتری دنیا کے تمام مذاہب پر ثابت کرنی ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے وہ اسلام کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ دشمن کے اعتراضات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ وہ تو عداوت اور دشمنی کے جوش میں بیہودہ اعتراضات کرتا ہی رہے گا۔ ہاں اپنے نفس کی اصلاح سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہم اس کے دین کے خدمتگزار ہوں تو بشریت کی وجہ سے جو غلطیاں ہم سے سرزد ہوں گی اللہ تعالیٰ یقیناً انہیں معاف کر دے گا۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کو دنیا کی نگاہ میں کبھی ذلیل نہیں کر سکتا۔ بشری کمیاں انبیاء میں بھی ہوتی ہیں۔ پس اگر ایسی غلطیاں خدمت دین کے ساتھ ہوں تو خدا ان پر گرفت نہیں کرتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حبشی کو اپنا وہ بچہ کس قدر خوبصورت نظر آتا ہے جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے موٹے موٹے ہونٹ ہوتے ہیں آنکھوں میں غلاظت بھری ہوتی ہے اور شکل نہایت بھیانک اور ڈراؤنی ہوتی ہے۔ پھر اگر ایک حبشی اپنے میلے کچیلے اور بدصورت بچہ کی تحقیر نہیں کر سکتا بلکہ اسے اپنے دل کا ٹکڑا سمجھتا ہے۔ تو کس قدر نادان ہے وہ شخص جو خیال کرتا ہے کہ گو ہم خدا تعالیٰ کے دین کی تائید کے لئے کھڑے ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے روحانی فرزند بن جائیں وہ پھر بھی ہماری بعض غلطیوں کی وجہ سے ہمیں دھتکار دے گا۔ وہ ہمیں دھتکارے گا نہیں بلکہ اپنے سینہ سے لگائے گا اور ہماری کمزوریوں اور خطاؤں سے چشم پوشی کرے گا۔ ہاں اپنے طور پر ہر انسان کو یہ کوشش کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ کمزوریوں اور خطاؤں پر غالب آئے۔ اگر وہ اپنی طرف سے ان خطاؤں اور کمزوریوں پر غالب آنے کے لئے پوری جد و جہد اور سعی کرتا ہے تو وہ اس بچے کی طرح ہے جو زمین پر گرتا اور پھر اٹھنے کی کوشش کرتا ہے جس طرح ایسے بچہ کو باپ نہایت پیار کے ساتھ اپنے گلے لگا لیتا ہے اسی طرح خدا بھی اپنے اس بندے کو اپنے قرب میں جگہ دیتا اور خود اسے اٹھا کر اپنے پاس بٹھا لیتا ہے۔ پس کمزوریوں اور خطاؤں پر غالب آنے کی کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ہمارے دلوں میں قرآن کی محبت پیدا کرے۔ اور اپنے دین کی محبت پیدا کرے۔ اپنے رسول کی محبت پیدا کرے اور ہمیں دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلا سکیں۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی کمزوریوں پر غالب آئیں اور اپنی خطاؤں کو دور کر سکیں۔ لیکن باوجود ہماری کوشش کے پھر بھی ہم میں کوئی عیب یا گناہ رہ جائے تو وہ اپنے فضل سے ہمیں بخش دے۔ اور ہمارے دشمن کو ہم پر غالب آنے کا موقعہ نہ دے۔" (سیر روحانی جلد اول ص ۱۰۲ و ۱۰۳)

تحریک جدید کی اہمیت!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :-

"اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس سے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول کے لئے قربان کر دو"

حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی مالی قربانیاں پہلے سے دوچند اور سہ چند کر کے خلافِ جماعت کے وارث بنیں۔

راست گفتاری اور اسلامی اخلاق

اخلاق فاضلہ میں سے راست گفتاری ایک اہم خلق ہے بخاری شریف میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جو اخلاق آنحضرت صلعم کے بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک تصدق الحدیث بھی ہے۔ کہ آپ سچ بیان فرماتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خلق نہ صرف اپنے اندر پیدا کیا بلکہ صحابہ کے اندر بھی پیدا کیا اور صحابہ کرام نے اپنی جانیں دے دیں مگر سچ بیانی کا دامن نہ چھوڑا۔ موجودہ زمانہ میں جب کہ اسلامی اخلاق مٹ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ نے اخلاق فاضلہ کا احیاء کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک دفعہ ڈاک خانہ والوں نے مقدمہ کر دیا کہ آپ نے پیکٹ میں خط رکھ کر بھجوایا ہے اس جرم کی سزا پانسو روپیہ جرمانہ اور چھ ماہ قید تھی۔ حضور کو مشورہ دیا گیا کہ بجز انکار کے خلاصی کی صورت نہیں ہے اور دو چار جھوٹے گواہ تیار کر دیئے جاویں۔ حضور نے فرمایا میں خلاف بیانی نہیں کر سکتا میں تو وہی کہوں گا جو اصل واقعہ ہے۔ اور جب حاکم نے پوچھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے ہی پیکٹ میں خط رکھا تھا مگر مجھے ڈاک خانہ کے قواعد کا علم نہ تھا۔ میں نے نقصان پہنچانے کی نیت سے ایسا نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ میرے سچ کا حاکم کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ باوجود ڈاک خانہ جات کا افسر جو انگریز تھا اور حاکم بھی انگریز تھا میرے خلاف بہت زور دیتا تھا مگر حاکم نے ہر دفعہ ان کو رد کر دیا اور بالآخر حاکم نے مجھے بری کر دیا۔

حضور فرماتے ہیں کہ یہ میرے سچ کا کرشمہ ہے۔ پس لمثل ھٰذا فلیعمل العاملون۔ احباب کرام راست گفتاری کو اپنا شیوہ بنائیں اور عمدہ نمونہ قائم کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

روزہ

پھر تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو رُوح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے

بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر تھا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر روزہ کے دنوں میں روزہ رکھ تو پھر بھی اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گذرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ ماہ رمضان کے بعد کے دنوں میں روزے رکھے۔ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو مریض یا مسافر اپنی ضد سے یا اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے انہی ایام میں روزے رکھے تو پھر بعد میں رکھنے کی اس کو ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ کا صریح حکم یہ ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے۔ بعد کے روزے اس پر بہرحال فرض ہیں۔ درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو یہ امر زائد ہے اور اس کے دل کی خواہش ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کا وہ حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ رمضان میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔

ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا :- جائز ہے

اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ میں سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا :- جائز ہے

اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہو تو اس میں دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا :- یہ سوال ہی غلط ہے۔ بیمار کے واسطے روزہ رکھنے کا حکم نہیں

اسی شخص کا یہ سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو۔ اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے۔ اس کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا :- ایک ہی بات ہے خواہ اپنے شہر میں کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے۔

کونسا مریض صرف فدیہ دے سکتا ہے

گذشتہ پرچہ اخبار نمبر ۴۰ مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۷ کالم اول میں یہ لکھا گیا تھا کہ مریض اور مسافر ایام مرض اور ایام سفر میں روزہ نہ رکھیں بلکہ ان ایام کے عوض میں ماہ رمضان کے بعد دوسرے دنوں میں بصورت صحت اور قیام ان روزوں کو پورا کریں۔ اسی عبارت کے اخیر میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ "جو مریض اور مسافر صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہیئے کہ روزہ کی بجائے فدیہ دیں۔" اس جگہ مریض اور مسافر سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو کبھی امید نہیں کہ پھر روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے۔ مثلاً ایک نہایت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بہ سبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی۔ اور سال بھر اسی طرح گذر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے اور فدیہ دیں۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے رکھنے سے معذور سمجھا جائے۔ چونکہ اخبار بدر کی مذکورہ بالا عبارت صاف نہ تھی اس واسطے یہ مسئلہ دوبارہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ

صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ تیری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جاوے گی۔

پانچ مجاہدے

فرمایا :- خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ صدقات، حج، اسلامی دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں یعنی ایسا نہیں چاہیئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہیئے کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد نہم

وقف جدید اچھا کام کر رہی ہے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"وقف جدید اچھا کام کر رہی ہے۔ لیکن اس کے کام میں زیادہ حسن پیدا ہونا چاہیئے۔ اور جماعت کو کام کرنے والوں کی تعداد بڑھانی چاہیئے اور کام کرنے کے لئے جس سرمایہ کی ضرورت ہے، وہ مہیا ہونا چاہیئے"

وقف جدید کے مالی سال کا چھٹا مہینہ گذر رہا ہے۔ توقع ہے کہ تمام امراء صاحبان اور صدر صاحبان ذاتی طور پر دلچسپی کا اعلیٰ مظاہرہ کر کے عہدیداران اور مخلصین جماعت کے تعاون سے وقف جدید کے مجاہدین کی تعداد بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ اور سلسلہ کے دیگر چندوں کے ساتھ ساتھ چندہ وقف جدید کی وصولی کی طرف بھی پوری پوری توجہ دیں گے۔ تاکہ اختتام سال سے قبل ہی یہ چندہ بھی بجٹ کے مطابق وصول ہو کر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

اعلان برائے جماعت احمدیہ

ان دنوں وکالت تبشیر ربوہ یہ کوشش کر رہی ہے کہ خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو وقتاً فوقتاً مبلغین کو ہدایات فرمائی ہیں اُن کو جمع کر کے یکجائی طور پر شائع کر دیا جائے۔ جو مبلغین کے لئے ایک مشعل راہ کا کام دے۔

لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ ہر مبلغ سے درخواست کی جاتی ہے کہ ان کے پاس اگر کوئی ایسی نصائح موجود ہیں تو ان کی نقل یا فوٹو سٹیٹ کاپی فوری طور پر دفتر تبشیر میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں —— !!

جماعت کے اگر کسی اور دوست کے پاس تبلیغ کے سلسلہ میں ایسی ہدایات موجود ہوں تو وہ بھی اس اعلان کے مخاطب ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء